فون نمبر ۲۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم : اتوار
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۶ شعبان ۱۳۹۰ھ ـ ۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش ـ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۳۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گذشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۷ اخاء۔ حضور ایدہ اللہ نے کل مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کے چار بنیادی تقاضوں پر بہت روح پرور انداز میں روشنی ڈالی۔ چونکہ کل خدام الاحمدیہ کے ۲۸ ویں سالانہ اجتماع کا افتتاح عمل میں آنا تھا اس لئے حضور نے جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع کر کے پڑھائی۔

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ

ربوہ کی مقدس سرزمین میں خدام الاحمدیہ کا اٹھائیسواں ۲۸ سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب

"خدام الاحمدیہ کے اراکین ہونے کی حیثیت میں آپ کا یہ حق ہے کہ آپ سچے اور پکے اور حقیقی خادم بنیں۔"

"خادم بننے کی خداداد استعداد کو کمال تک پہنچانے کیلئے آپ کا بارہ ۱۲ بنیادی اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے"

ربوہ ۱۷ اخاء ـــ کل بتاریخ ۱۶ اخاء ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء) بروز جمعۃ المبارک خدام الاحمدیہ کا اٹھائیسواں سالانہ اجتماع تعلیم الاسلام کالج کی جنوبی جانب باسکٹ بال گراؤنڈز سے متصل میدان میں دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ساڑھے تین بجے سہ پہر مقامِ اجتماع میں تشریف لا کر ایک نہایت پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

حضور نے اپنے افتتاحی خطاب میں واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر خود اس کے نفس کے جو حقوق قائم کئے ہیں ان میں سے ایک اہم حق یہ ہے کہ اس کی خداداد قوتوں اور استعدادوں کی اس طور پر نشو و نما ہو کہ وہ اپنے مقررہ کمال کو پہنچ سکیں۔ ان قوتوں اور استعدادوں میں سے ایک حقیقی خادم بننے کی قوت اور استعداد بھی ہے۔ اس وضاحت کے بعد حضور نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا خدام الاحمدیہ کے اراکین ہونے کی حیثیت میں آپ میں سے ہر ایک پر اپنے نفس کا یہ حق ہے کہ وہ اپنی اس قوت کو اپنے دائرۂ استعداد میں اس طرح پروان چڑھائے اور اسے اس رنگ میں کمال کو پہنچائے کہ وہ سچا اور پکا اور حقیقی خادم بن سکے۔ حضور نے مزید فرمایا کہ خادم بننے کی خداداد استعداد کو کمال تک پہنچانے کے لئے آپ میں سے ہر ایک کا بارہ ۱۲ بنیادی اوصاف (یعنی اخلاقِ فاضلہ۔ حلم۔ کرم۔ عفت۔ تواضع۔ انکسار۔ خاکساری۔ ہمدردیٔ مخلوق۔ پاک باطنی۔ اکلِ حلال۔ سچی بات کہنا اور پرہیزگاری) سے متصف ہونا ضروری ہے۔ حضور نے ان میں سے ہر وصف کے اصل مفہوم اور اس کے بنیادی تقاضوں پر بہت روح پرور انداز میں تفصیل سے روشنی ڈال کر خدام الاحمدیہ کو ان اوصاف سے متصف ہونے اور اس طرح سچے اور پکے اور حقیقی خادم بننے کی پُر زور تلقین فرمائی۔

افتتاحی اجلاس میں شرکت کرنے والی مجالس

امسال افتتاحی اجلاس میں شرکت کرنے والی مجالس اور خدام کی تعداد گزشتہ سال کی تعداد سے بفضلہٖ تعالیٰ نمایاں طور پر زیادہ رہی۔ گزشتہ سال حضور ایدہ اللہ نے ایک خطبۂ جمعہ میں اس طرف توجہ دلائی تھی کہ خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعوں میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہونی چاہیئے اس بارہ میں حضور نے بعض تفصیلی ہدایات بھی دی تھیں چنانچہ امسال مجلس مرکزیہ نے حضور ایدہ اللہ کی ان ہدایات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس امر کا خصوصی اہتمام کیا کہ زیادہ سے زیادہ جماعتوں کی مجالسِ خدام الاحمدیہ اور ان کے خدام اجتماع میں شریک ہوں۔ امسال افتتاحی اجلاس شروع ہونے سے قبل تک ۲۹۴ مجالس کے ۳۰۳۱ خدام ربوہ پہنچ چکے تھے ان میں سے بیرونی مجالس کے ۱۳۱۱ اور ربوہ کی مقامی مجلس کے ۱۷۲۰ خدام شامل تھے۔ افتتاحی اجلاس شروع ہونے اور اس کے بعد تک بیرونجات سے خدام کی آمد کا سلسلہ برابر جاری تھا اور ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ گزشتہ سال افتتاحی اجلاس میں ۲۴۷ مجالس کے قریباً ۲۵۰۰ (۱۰۰۰ بیرونی + ۱۵۰۰ مقامی) خدام شامل ہوئے تھے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال مشرقی پاکستان کی چھ مجالس (ڈھاکہ، میمن سنگھ، چٹاگانگ اور دیناج پور) کے چھ خدام افتتاحی اجلاس میں شریک ہوئے جبکہ گزشتہ سال مشرقی پاکستان کے صرف دو خدام اجتماع میں شریک ہوئے تھے۔

بیرونجات سے خدام کی آمد کا سلسلہ

ملک کے طول و عرض سے خدام ۱۵ اخاء کی شام سے ہی جوق در جوق اپنے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ ۱۶ اخاء کی صبح کو ساڑھے سات بجے سے گیارہ بجے تک خدام مقامِ اجتماع میں داخل ہونے کے ٹکٹ حاصل کر کے مقررہ قطعات میں اپنے اپنے خیمے نصب کرتے رہے جس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مقامِ اجتماع کے جملہ انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات دیں اس کے بعد خدام دوپہر کا کھانا کھانے سے فارغ ہونے اور پھر مسجد مبارک میں نماز جمعہ اور عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اقتداء میں ادا کرنے کے بعد مقامِ اجتماع میں آ جمع ہوئے۔ اس موقع پر دو ہزار سے زائد اطفال الاحمدیہ بھی موجود تھے جن کا سالانہ اجتماع ایوانِ محمود سے ملحق میدان میں ہو رہا ہے نیز انصار بھی بڑی تعداد میں حضور ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا میں شرکت کے لئے مقامِ اجتماع میں تشریف لے آئے۔ حضور کی تشریف آوری سے قبل مقامِ اجتماع کا خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ وسیع و عریض پنڈال ہزاروں خدام، اطفال اور انصار سے پُر ہو چکا تھا حتیٰ کہ کثیر تعداد میں احباب پنڈال کے آخری سرے پر کھڑے ہوئے تھے

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور افتتاحی اجلاس کا آغاز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے تین بجے بذریعہ موٹر کار قصرِ خلافت سے مقامِ اجتماع میں تشریف لائے۔ جونہی حضور کی کار پنڈال کے قریب آ کر رکی

(باقی صفحہ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ - اخاء ۱۳۴۹ ہش

اسلامی قانون کے نفاذ کا طریق بھی مختلف ہے

موجودہ زمانے میں جو اخلاقی۔ سیاسی یا اقتصادی تحریکیں چلائی جاتی ہیں ان کی بنیاد علمی تحقیقات پر ہوتی ہے اور چونکہ علمی تحقیقات انسانی محدود عقل کے مطابق ہوتی ہے اس لئے یہ تحریکیں بھی انسانی عقلی خامیوں سے پُر ہوتی ہیں۔ مثلاً جمہوریت ہی کو لے لیجئے یورپ کے لوگوں نے جب بادشاہت کے خلاف بغاوت کی تو اس کا لازمی نتیجہ لوگوں کی حکومت کی صورت میں برآمد ہوا۔ ازمنہ وسطی میں اس نے کئی صورتیں اختیار کیں کہیں تو اس نے رئیسوں اور نوابوں کی حکومت کا رنگ اختیار کیا اور کہیں عوامی رنگ اختیار کیا۔ اور آخرکار تمام ایسی تحریکیں جمہوریت کی عملی صورت نظری طور پر ہی سہی اختیار کر گئیں۔ مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ جمہوری نظاموں میں بعض پہلوؤں سے کمزوریاں رہ جاتی ہیں اس لئے ان کے مقابلہ میں آمریت اور کلیت کے نظریے پیدا ہوئے۔ فاشزم اور اشتراکیت اس کی مثالیں ہیں۔

یاد رہے کہ موجودہ زمانہ میں جو جمہوریت کی مختلف صورتیں ہیں یہ کوئی نئی نہیں ہیں بلکہ جب سے نظامِ حکومت بنائے جانے لگے ہیں ایسی صورتیں مختلف حالات اور مختلف قوموں میں اپنی اپنی ذہنیت کی وجہ سے رنگ اختیار کرتی رہی ہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اس زمانہ میں خواہ آمریت ہو۔ نوابی حکومت ہو یا عوام کی حکومت سب کو جمہوری نظام ہی کہا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اشتراکیت کے حامی اشتراکیت کو بھی جمہوری نظام کہتے ہیں حالانکہ عملاً وہ آمرانہ نظام ہے اور اشتراکی پارٹی کے اصولوں کے مطابق بنایا جاتا ہے اس لحاظ سے اس کو کلیاتی نظام بھی کہتے ہیں۔

ہم جو کچھ یہاں بتانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ چونکہ یہ تمام قسم کے نظام انسانوں کے خودساختہ ہیں اس لئے ان میں سے کوئی نظام بھی استقامت نہیں رکھتا اور اس کے اصول ان کے لیڈروں کے خیالات کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔

دنیا میں شاید واحد حکومتی نظام برطانوی نظام ہے جس میں کسی حد تک مرکزی یکسانی پائی جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نظام میں بادشاہی۔ نوابی اور عوامی ہر رنگ کچھ اس انداز سے سمویا گیا ہوا ہے کہ نظام کے بنیادی اصولوں میں اوّل تو تغیّر و تبدّل ہوتا ہی نہیں اور اگر ہوتا بھی ہے تو اس کا احساس نہیں ہوتا۔ برطانوی نظام کو ایک عجوبہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود کہ اس نظام کا سربراہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس میں نوابوں کا ایوان بھی موجود ہے لیکن عوامی قانون نے عملاً ان کے دخل کو اتنا محدود کر دیا ہوا ہے کہ حقیقت میں ان کا فعل باقی رہا ہی نہیں۔ عوام کا نمائندہ جس کو وزیرِ اعظم کہا جاتا ہے وہی اس کا کرتا دھرتا ہوتا ہے جو اپنی پارٹی کے مشورہ سے حکومت کرتا ہے۔ تاہم اہم امور میں اس کو نہ صرف عوام کے ایوان بلکہ نوابوں کے ایوان سے بھی مشورہ لینا پڑتا ہے اور بغیر بادشاہ کی منظوری کے وہ اپنے فیصلہ کو جامۂ عمل نہیں پہنا سکتا ہے۔ اگرچہ نوابی ایوان اور بادشاہی کی منظوری محض نظامی حیثیت رکھتی ہے مگر اس راستہ سے اس کو گزرنا ضرور پڑتا ہے۔

ان کے خلاف اسلامی نظام مستقل اصول رکھتا ہے اور اس کے بنیادی اصولوں میں انسان تغیّر و تبدّل نہیں کر سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی نظام اللہ تعالیٰ نے جاوداں اصولوں پر قائم کیا ہے جو تغیر و تبدل سے بالا ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلامی قانون کی نوعیت۔ انسانی بنائے ہوئے قوانین سے بنیادی طور پر مختلف ہے اور اس کو نافذ کرنے کا طریقِ کار بھی منفرد ہے۔ اس لئے جو لوگ اس کو انسانی بنائے ہوئے قوانین کے طریقِ کار سے نافذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اسلامی قانون کی ماہیت سے نابلد ہیں۔ سیدھی بات ہے کہ مسلمانوں کو بطور مسلمان کے جو حکومت ملتی ہے وہ ان کے نیک اعمال کا انعام ہوتا ہے اور اس کا نام اللہ نے خلافت رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وعد اللہ الّذین اٰمنوا و عملوا الصالحات لیستخلفنّھم

یعنی اللہ تعالیٰ نیک اعمال اہلِ ایمان سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان کو خلافت عطا کرے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ جمہوری یا کسی اور طریقے سے اسلامی قانون کو نافذ کرنے کی کوشش کریں گے وہ یقیناً ناکام ہوں گے کیونکہ انسانی بنائے ہوئے قوانین کا طریقِ کار بھی انسانی دماغ کی صنعت ہے۔ محدود ہونے کی وجہ سے اس میں جاودانی اصول نہیں سما سکتے۔ اللہ تعالیٰ جس نے اس کو وضع کیا ہے وہی اپنے خاص طریق سے اس کو نافذ کرتا ہے اور وہی اپنے فرستادگان کے ذریعہ اس کی تجدید کرتا ہے۔

تبصرہ:۔

ماہنامہ "خالد" کا دورۂ مغربی افریقہ نمبر (باتصویر)

- ضخامت = ۱۶۲ صفحات • تصاویر = ۴۰
- قیمت فی پرچہ = دو روپے • ملنے کا پتہ = دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماہنامہ خالد ربوہ کا دورۂ مغربی افریقہ نمبر حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ یہ نمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی سفر مغربی افریقہ کے نہایت ایمان افروز حالات و کوائف کا ایک دلکش اور حسین و جمیل مرقع ہے جسے بڑی محنت اور سلیقہ سے مرتب کیا گیا ہے۔ سرورق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تصویر سے مزیّن ہے اور اندر بھی جابجا حضور کے اس سفر کی نہایت واضح اور دیدہ زیب تصاویر دی گئی ہیں جن کی مجموعی تعداد ۳۹ ہے۔ شروع میں غلبۂ اسلام اور افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی اہمیت پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے نہایت قیمتی ارشادات درج ہیں ان کے بعد مغربی افریقہ کے چھ ممالک میں حضور کے دورہ کے تمام اہم کوائف اور حضور کے خطابات کو الگ الگ ترتیب وار نہایت سلیقہ سے جامع رنگ میں پیش کر دیا گیا ہے۔ ہر ملک کے ضروری کوائف اور وہاں پر جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا خلاصہ بھی دے دیا گیا ہے جس سے اس کی افادیت میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ نمبر تبلیغی لحاظ سے بھی نہایت ضروری اور مفید ہے اور اس قابل ہے کہ احبابِ جماعت بکثرت اسے خریدیں اور تقسیم کریں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور ادارۂ ماہنامہ **خالد** مستحق مبارکباد ہیں جنہوں نے اتنا دلکش، جامع اور دیدہ زیب نمبر نکال کر جماعت کی ایک اہم خدمت اور وقت کی ایک خاص ضرورت کو پورا کیا ہے۔ احبابِ جماعت کو نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ جماعت کی مختلف اندرونی تنظیموں اور اداروں کو بھی چاہیئے کہ وہ اسے ہاتھوں ہاتھ خرید کر نہ صرف خود مطالعہ کریں اور اس طرح اپنے ایمانوں میں اضافہ کریں بلکہ اسے بکثرت تقسیم بھی کریں تا غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کے سلسلے میں حضور اقدس کے اس تاریخی سفر کی برکات اور اس کے شاندار اثرات و نتائج سب پر واضح ہو سکیں۔

ربوہ کی مقدس سرزمین میں

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ مرکزی اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

ناصرات الاحمدیہ سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کا خطاب

ربوہ ۷ اخاء ۔ کل صبح ربوہ کی مقدس سرزمین میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ اجتماع کا آغاز ناصرات الاحمدیہ ــــــ یعنی احمدی بچیوں کے اجلاس سے ہوا۔ جس سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے خطاب فرمایا۔

اس دفعہ اللہ تعالے کے فضل سے اجتماع کی حاضری میں گزشتہ سالوں کی نسبت نمایاں اضافہ ہے۔ پاکستان کے طول و عرض سے کثرت کے ساتھ لجنات اماء اللہ کی نمائندگان اور ناصرات جوق در جوق اپنے مقدس مرکز میں جمع ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفید ہو رہی ہیں۔ اس وقت تک ۲۷ بیرونی مقامات سے لجنات کی ۶۴۰ نمائندگان آچکی ہیں اور مستورات و ناصرات کی مجموعی تعداد کم و بیش تین ہزار ہے۔

صبح سات بجے ناصرات کی کھیلوں کے مقابلے ہوئے جن کے بعد ساڑھے آٹھ بجے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ملحقہ وسیع میدان میں ناصرات کا اجلاس شروع ہوا۔ دعا، تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے مندرجہ ذیل خطاب فرمایا۔

آج بعد نماز جمعہ لجنات کا اجتماع شروع ہو جائے گا۔ کل مورخہ ۷ اخاء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اجتماع سے خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تعالے۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے ناصرات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

آج کا یا اجتماع صرف آپ کا اجتماع ہے۔ اللہ تعالے مبارک فرمائے اور ہمیں ایسے پروگرام بنانے کی توفیق عطا کرے جو آپ کی صحیح تربیت میں ممد ہوں اور آپ کو علم دین سیکھنے اور سچے معنوں میں ناصرات الاحمدیہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ کا نام ناصرات الاحمدیہ ہے یعنی احمدیت کی مدد کرنے والی۔ بچیاں اپنے علم سے، اپنے مال سے، اپنے اخلاق سے، اپنے کردار سے اور اپنے نمونہ سے۔ آپ کا دینی علم آپ کی عمر کے لحاظ سے مکمل ہونا چاہیئے۔ آپ کو اپنی جماعت کے بنیادی مسائل اور ان کے دلائل ازبر ہونے چاہئیں۔ ناصرات کی ایک بچی بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس نے وقف جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔ یہ وہ خصوصی مالی تحریک ہے جو صرف احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے کی گئی ہے۔ لیکن ابھی تک ناصرات کو اس کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ اپنے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے کے ہر ارشاد پر عمل کرنا آپ کا پہلا فرض ہے۔

آپ کے اخلاق نمونہ ہوں اسوۂ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ہر خلق جو قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے آپ میں پایا جاتا ہو۔ ہر برائی جس سے قرآن نے روکا ہے اس کے قریب بھی آپ نہ پھٹکیں۔

آپ کو کردار نہایت پاکیزہ ہو، شرم و حیا آپ کا جوہر ہو، سچائی آپ کی رگ رگ میں رچی ہو۔ جھوٹ سے آپ کو نفرت ہو، صفائی آپ کا شعار ہو، دیانت دار آپ ایسی ہوں کہ آپ کی مثال دی جا سکے۔ پردہ کی پابند، لباس میں اسلامی احکام کا خیال رکھنے والی، اپنے ماں باپ کی فرمانبردار۔ استادوں کے لئے سعادت مند شاگرد۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کرنے والی۔ آپس میں ایک دوسرے سے محبت اور اخوت کا سلوک رکھنے والی ہوں۔ اپنے سے بڑوں کا ادب کرنے والی ہوں۔ آپ ہر حکم پر چلنے والی ہوں۔ اگر آپ ایسی بن جاتی ہیں تو یقیناً آپ مستحق ہیں کہ آپ کو ناصرات الاحمدیہ کے نام سے پکارا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں آپ نام کی ناصرات نہیں ہونگی بلکہ حقیقی معنوں میں ناصرات ہوں گی۔ ہر لحاظ سے احمدیت کی مددگار اور معاون ثابت ہوں گی۔

عزیز بچیو! آج سے اکاسی سال قبل اللہ تعالے نے اپنے ایک پیارے اور محبوب بندہ کو دنیا میں بھیجا۔ وہ اکیلا تھا۔ اس کا کوئی مددگار نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالے کا وعدہ تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اس بندہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور نصرت کا سہارا لے کر اس دنیا میں ایک باغ لگانے کا کام شروع کیا۔ بیج بویا گیا۔ ننھے ننھے پودے نکلے۔ پھول نکلنے شروع ہوئے اور آج وہ ایک لہلہاتا ہوا باغ ہے۔ جس کی خوشبو دنیا کے کونہ کونہ تک پہنچ رہی ہے۔ جس کے درختوں کے نیچے دنیا کے قافلے پناہ لے رہے ہیں۔

میری پیاری بچیو! آپ بھی اس گلشن احمد کی ننھی ننھی کلیاں ہیں۔ جب باغ لگتے ہیں، پھول لگائے جاتے ہیں تو کچھ خاردار اور جنگلی بوٹیاں بھی ایسی اُگ آتی ہیں جو پھلوں اور پھولوں کے پودوں کو خراب کر دیتی ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی جماعتوں میں بعض کمزور لوگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں جن کی صحبت سے اچھوں کے بھی خراب ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔

تمہاری کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمیشہ اچھی اور نیک صحبت اختیار کریں۔ کبھی بُری صحبت میں نہ آئیں۔ کیونکہ بُری دوستی تمہیں بھی خراب کر دے گی۔

بچپن سے دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالو۔ یہی عمر ہوتی ہے جس میں عادتیں راسخ ہوتی ہیں۔ ہر وقت یہ بات ذہن میں رہے کہ تم احمدی بچیاں ہو، تم حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو۔ کوئی کام، کوئی حرکت ایسی نہ ہو جو احمدیت پر حرف لانے والی ہو۔ کوئی فعل کبھی ایسا نہ ہو جو جماعت کے وقار کے خلاف ہو۔

حضرت عائشہ رضؓ کی شادی اس عمر میں ہوئی تھی جو تمہاری ناصرات کی عمر ہے۔ لیکن آپ نے دین اور علم سیکھنے اور سکھانے میں اتنی ترقی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدھا دین عائشہ رضؓ سے سیکھو۔

پس میری بچیو! یہ زمانہ آپ کے لئے سیکھنے کا زمانہ ہے۔ یہ زمانہ روحانی خزانہ کو اپنے دین میں محفوظ کر لینے کا ہے۔ پس اپنے اس قیمتی زمانہ کا ایک دن بھی ضائع نہ کریں۔ قرآن سیکھیں، آنحضرتؐ کے ارشادات ذہن میں محفوظ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل یاد کریں۔ تا جب عمل کا زمانہ آئے تو آپ کا قدم آگے ہی آگے اُٹھتا چلا جائے۔

اللہ تعالے آپ کو توفیق دے کہ آپ میں سے ہر کلی کھلے اور اس کی خوشبو سے نہ صرف سارا گلستانِ احمد معطر ہو بلکہ دنیا کے کونہ کونہ تک یہ خوشبو پہنچے۔ آمین اللھم آمین۔

حضرت سیدہ ممدوحہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ گزشتہ سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ خدام الاحمدیہ اطفال اور ناصرات کے لئے ایک ایسی کتاب تیار کرے جس میں عقائد کے متعلق قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے دلائل درج ہوں۔ سو یہ کتاب خدام الاحمدیہ نے "یاد رکھنے کی باتیں" کے زیر عنوان شائع کر دی ہے یہ آئندہ سال ناصرات کے نصاب میں رکھی گئی ہے۔ ناصرات یہ کتاب بکثرت خریدیں

نئی رُوح اور نئی زندگی سے ہمکنار کرنے والا

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع

تئیس ۲۳ چوبیس ۲۴ پچیس ۲۵ اخاء ۱۳۴۹ ہش / اکتوبر ۱۹۷۰ء

کو

دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے رُوح پرور ماحول میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہو کر ایک نئی رُوح اور نئی زندگی سے ہمکنار ہوں۔

مرزا مبارک احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

تکبر۔ نیک اعمال کو ضائع کر دیتا ہے

محمد انیس الرحمٰن صاحب صادق شاہد بنگالی واقف زندگی

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے مختلف مقامات پر تکبر سے بچنے کی تلقین کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ ایسا قبیح اور مکروہ فعل ہے جو رب غفور کو سخت ناپسند ہے۔ تکبر نیک اعمال کو ضائع کرنے والی چیز ہے تکبر خدا تعالےٰ کے ماموروں کو ماننے میں اور ان پر ایمان لانے میں روک بنتا ہے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون اسی لئے ہلاک ہوا کہ وہ تکبر کرتا تھا اور حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی تکذیب کرتا رہا۔ بلعم اسی لئے ہلاک ہوا کہ اس نے تکبر کیا تھا۔ ابلیس بھی اسی وجہ سے ہمیشہ ہمیش کے لئے راندہ درگاہ الٰہی ہوا کہ اس کے رگ و ریشہ میں تکبر سمایا ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے جب آدم کو خلیفہ فی الارض بنایا اور فرشتوں کو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے کہا تو شیطان نے بھی گھمنڈ کیا کہ میں آدم سے بڑا ہوں اور کہہ دیا اَنَا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ یعنی میں اس سے بہتر ہوں۔ اے خدا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ وہ بارگاہ الٰہی سے دھتکارا گیا۔ اور ازلی ابدی شقاوت اور بدبختی اس کے نصیب میں آئی۔ اعمال کی حفاظت کے لئے تکبر سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیے انبیاء علیہ السلام اپنے متبعین کو ہمیشہ تکبر سے بچنے کی تاکید فرماتے رہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام کے بارہ میں قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو تکبر سے بچنے کی خاص تلقین فرمائی تھی:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا

اے مخاطب زمین پر تکبر سے نہ چل تو زمین کو نہیں پھاڑ سکے گا اور پہاڑ کی بلندی تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عابد کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے لکھا ہے:۔

"تکبر اور شرارت بُری بات ہے ایک ذرہ سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع جاتے ہیں لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کیواسطے ہے یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے اس کا سارا ولی پنا چھین لیا آخر وہ بہت غمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو اس کو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیوں کیا تھا تیری اس خطا پر عتاب ہوا۔"

(ملفوظات جلد ششم ص۵)

واضح ہو کہ تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے۔ جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اسکے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں۔ اور مومن کو چاہیے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بُو آوے اور وہ تکبر کو ظاہر کرنے والا ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم)

تکبر دولت سے بھی پیدا ہوتا ہے بعض دفعہ خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے اور بعض دفعہ تکبر علم کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ شرک کے بعد تکبر جیسی اور بلا کوئی نہیں ہے۔ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں یہ ایک ایسی بلا ہے۔ جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے خدا تعالےٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر تکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا۔ مگر چونکہ اسکے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالےٰ کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اسلئے وہ مارا گیا۔ اور طوق لعنت اسکی گردن میں ڈالا گیا سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کیلئے ہلاک ہوا۔ تکبر ہی تھا۔"

آئینہ کمالات اسلام ص۵۹۸

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تکبر سے بچنے کی خصوصیت سے نصیحت فرمائی ہے۔ ہمیں ہمیشہ اس کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کوئی چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اسکو دیوانہ کر دے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایکدم اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔ اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں۔ اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اسکے پاس بیٹھتا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ...... "

(نزول المسیح صفحہ ۲۴ تا ۲۵)

اللہ تعالےٰ ہمیں قرآن کے ارشادات پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے تکبر جیسی بلا سے نجات دے اور اس سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

نئی روح اور نئی زندگی کے حصول کیلئے اجتماع انصار اللہ مرکزیہ میں شریک ہوں

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصّہ لینے والے

مخلصین

نمبر شمار		جماعت	وعدہ	ادائیگی
۱	مکرم کیپٹن زاہد علیم احمد صاحب دارالصدر غربی	ربوہ	۵۰۰	۱۰۰
۲	" منیر احمد خاں صاحب منجانب والدہ خود	گجرات	۵۰۰	۵۰۰
۳	" خواجہ محمد احمد محمد طفیل صاحبان مع اہل وعیال	گوجرانوالہ	۵۱۱	-
۴	" محترمہ زبیدہ بیگم مجوکہ صاحبہ	ملتان	۵۱۰	-
۵	محترمہ اصغری بیگم صاحبہ	"	۵۰۰	۲۵۰
۶	" مکرم حاجی فضل محمد صاحب	جھنگ / حاکم والا	۱۰۰۰	۵۰۰
۷	محترمہ ریحانہ چوہدری صاحبہ	مین سنگھ	۵۰۰	۲۰۰
۸	" مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز	چنیوٹ	۱۰۰۰	۱۰۰
۹	" سید نعیم احمد شاہ صاحب	"	۵۰۰	۲۰۵
۱۰	محترمہ شمیم لطیف صاحبہ	پشاور	۵۰۰	۲۰۰
۱۱	" مرزا محمد لقمان صاحب باب الابواب	ربوہ	۵۰۰	۲۰۰
۱۲	محترمہ عالم بی بی اہلیہ سردار فیروز الدین صاحب مع خاندان	"	۵۰۰	۱۰۰
۱۳	والدہ صاحبہ شیخ عبدالرؤف صاحب	ڈھاکہ	۵۰۰	۲۰۰
۱۴	محترمہ نصرت جہاں میاں والدہ پروفیسر رشید اعظم صاحب	لاہور	۵۵۶	۵۵۶
۱۴ (الف)	مکرم ملک غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ	ساہیوال	۵۲۵	۲۲۵
۱۵	" معین احمد صاحب	شاہدرہ	۵۰۰	۲۰۰
۱۵ (الف)	" ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے	لاہور	۱۰۰۰	
۱۶	محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ	چک نمبر ۱۵ ضلع تھرپارکر	۵۰۰	۲۰۰
۱۷	جماعت احمدیہ شادیوال	ضلع گجرات	۶۰۰	۱۱۵
۱۸	حاجی فضل محمد والدہ شریفہ بیگم صاحبہ	لاہور	۵۰۰	۵۰۰
۱۹	میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی	"	۵۰۰	۵۰۰
۲۰	چوہدری عبدالغفار صاحب ولد چوہدری غلام جیلانی	منشی والا	۵۰۰	۵۰۰
۲۱	مکرم قریشی عبدالرزاق صاحب	دوست پور ضلع سیالکوٹ	۱۰۰۰	
۲۱ (الف)	" چوہدری محمد حسین صاحب چک ۲۶ ج ب ضلع لائلپور		۵۰۰	۲۰۰
۲۲	" مولوی محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ	ربوہ	۵۰۰	۲۰۰
۲۳	" چوہدری محمد امجد خاں صاحب	ڈھاکہ	۵۰۰	۲۰۰
۲۴	" منظور الحق صاحب (محکمہ پولیس)	شیخوپورہ	۵۰۰	۲۰۰
۲۵	" حلیمہ توقیر مجتبیٰ صاحبہ سمن آباد	لاہور	۵۰۰	۵۰
۲۶	" محمد اسحاق خان شور	لاہور	۵۰۰۰	
۲۷	" شیخ عبدالحمید صاحب	ڈھاکہ	۵۰۰۰	
۲۸	" چوہدری شاہنواز صاحب	کراچی	۵۰۰۰	
۲۹	" " رشید احمد صاحب کاہلوں	"	۵۰۰۰	
۳۰	" محمد ابو رشید صاحب		۲۰۰۰	
۳۱	محترمہ سردار بیگم صاحبہ مع بچگان خود	چک ۲۶۸ ضلع لائلپور	۵۰۰	۵۰۰
۳۲	مکرم ثناء اللہ صاحب ابن ماسٹر سعد اللہ صاحب	ربوہ	۵۰۰	۲۰۰
۳۳	" میجر دلدار احمد صاحب	کوئٹہ	۶۰۰	
۳۴	" میجر ایاز محمود احمد صاحب	"	۵۰۱	
۳۵	" " راجہ محمد اسلم صاحب	"	۶۰۱	
۳۵ (الف)	جماعت احمدیہ	چک ۵ ٹی ڈی اے جھنگ	۶۱۵	
۳۶	مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب رضا آباد	لائل پور	۵۰۰	۳۰۰
۳۶ (الف)	مکرم شیخ خلیل الرحمان صاحب مع اہلیہ صاحبہ	کراچی	۵۰۰	۲۰۰
۳۷	جماعت احمدیہ	چک جھمرہ	۷۱۰	۶۷
۳۸	" چوہدری منور احمد صاحب ابن چوہدری ظہور احمد صاحب	ربوہ	۵۰۰	۵۰۰
۳۹	" عبدالحمید صاحب عارف	لاہور	۵۰۰	۵۰۰
۴۰	" محمد انور صاحب	چاٹگانگ	۵۰۰۰	
۴۱	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد انور صاحب	"	۵۰۰	
۴۲	مکرم پیر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ	سانگھڑ	۵۱۰	

ربوہ کے خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گذارش

ربوہ کے مقامی احباب جو روزنامہ الفضل خریدتے ہیں۔ ان کی سہولت کے لئے آئندہ یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ الفضل براہ راست ہمارے لوکل ایجنٹ ملک جی برادر گولبازار ربوہ سے خریدا کریں۔ اور اپنی قیمت بھی انہیں ہی ادا کیا کریں۔ آئندہ دفتر یہ چندہ وصول نہیں کیا کرے گا۔ اس میں دفتر ہذا کو بھی سہولت رہے گی۔ اور خریداران الفضل کو بھی دفتر کی یاد دہانیوں کے جواب دینے کا زحمت نہ گوارہ کرنی پڑے گی۔

ملک جی برادر ہر خریدار الفضل کو ان کا پرچہ ان کے گھر پر پہنچایا کریں گے

(مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان نکاح و درخواست دعا

عزیزم سید طارق محمود صاحب بخاری (ایم۔اے) ولد سید ریاض احمد صاحب بخاری آف جہلم (جو سید زمان شاہ صاحب مرحوم جہلمی کے پوتے اور سید غلام حسین شاہ صاحب مرحوم آف بھوپال کے نواسے ہیں) کا نکاح ہمراہ عزیزہ سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ (بی۔اے) بنت سید موسیٰ رضا صاحب آف مونگھیر حال چاٹگانگ بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرما دیں۔ کہ مولا کریم یہ رشتہ ہر لحاظ سے ہر دو خاندانوں کے لئے جزو برکت کا موجب بنائے اور یہ نیک ثمرات پر منتج ہو۔ نیز عزیزہ آمنہ بیگم صاحبہ دسمبر ۱۹۷۰ء میں ایم۔اے کا امتحان دے رہی ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سیدہ مبارکہ بیگم والدہ سید طارق محمود بخاری جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ضلع جہلم)

اعلان ولادت

:- مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز بدھ اللہ تعالیٰ نے برادرم مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب گوٹریالہ ضلع گجرات کا نواسہ ہے۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین۔ بابرکت عمر والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ (اکلزار احمد ہاشمی۔ ربوہ)

۲- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے عاجزہ کو مورخہ ۲۰ اگست کی صبح کو فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد افضل تجویز فرمایا ہے۔ نومولود میاں محمد رمضان صاحب جماعت احمدیہ مہدی پور ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور بابو محمد شریف ریٹائرڈ ٹیلیفون سپروائزر کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح خادم دین بنائے اور عمر دراز عطا فرماکر والدین کے قرۃ العین بنائے۔ (علی جد آئل ربوہ)

نصرت رائٹنگ پیڈ

جس پر

الیس اللہ بکاف عبدہ

اور بعض اشعار درج ہیں

طلب فرمائیے

نصرت آرٹ پریس ربوہ

حب نسان بچوں کے امراض سوکھا، لاغری۔ سبز دست دور کرکے موٹا کرتی ہے قیمت ساٹھ گولی دو روپے ۲/- **بچوں کی چوہدری** ہاضمہ کی خرابی دستوں اور بخار کے لئے تحفہ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۱/- **دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ**

وصایا

ضروری نوٹ = مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر بغرض تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۲۱۰

میں ظفر بیگم زوجہ صوبیدار محمد یوسف صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/ روپے
ii۔ زیور طلائی مالیتی ۱۲۰/ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ ظفر بیگم دار الصدر شمالی ربوہ
گواہ۔ فضل الٰہی ولد قائم الدین دار الصدر شمالی ربوہ۔
گواہ شد۔ راجہ محمد یوسف خاوند موصیہ دار الصدر شمالی ربوہ۔

مسل ۲۵۲۱۱

میں صفی الرحمٰن خورشید ولد حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب قوم شیخ فاروقی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے
العبد۔ صفی الرحمٰن خورشید واقف زندگی ربوہ
گواہ شد۔ محمد ابراہیم بھامبڑی صدر محلہ دار النصر غربی ربوہ
گواہ شد۔ محمد اسماعیل کارکن دفتر وکالت تعلیم ربوہ

مسل ۲۵۲۱۲

میں ڈاکٹر بشیر احمد خان ولد ماسٹر کرم الٰہی خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ پنشنر عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
ایک عدد مکان واقعہ سانگلہ ہل مالیتی ۱۳۰۰۰/ روپیہ۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مجھے اس وقت مبلغ ۱۷۰/ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
العبد۔ ڈاکٹر بشیر احمد خان ملاں ولس ۵ بٹالہ کالونی نزد جامع مسجد سنیانہ روڈ لائل پور
گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا
گواہ شد۔ احمد الدین لائل پور شہر۔

مسل ۲۵۲۱۳

میں ریشم بی بی زوجہ مہر الدین صاحب قوم گوڈر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/ روپے
نقد ۱۰۰/ روپیہ
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ ریشم بی بی دار النصر شرقی ربوہ
گواہ شد۔ احمد دین ربوہ
گواہ شد۔ مہر دین خاوند موصیہ ربوہ

مسل ۲۵۲۱۴

میں محمد عبد الرشید ولد فضل کریم صاحب قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۴۹/۹۲ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد۔ محمد عبد الرشید ۷۵ چوبرجی پارک ساکن لاہور۔
گواہ شد۔ عبد الحی منصور احمد ساکن ربوہ
گواہ شد۔ شیخ ریاض قدیر احمد ساکن لاہور

مسل ۲۵۲۱۵

میں حلیمہ بیگم زوجہ ملک عبد الرحمٰن صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال نواب شاہ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۵۰۰ روپے
ii۔ زیور طلائی ۵ تولے مالیتی ۔۔۔ ۷۵۰ روپے
iii۔ سلائی مشین ایک عدد ۔ ۱۵۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۱۵/ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ حلیمہ بیگم نواب شاہ سندھ
گواہ شد۔ ملک عبد الرحمٰن خاوند موصیہ نواب شاہ سندھ
گواہ شد۔ نصر اللہ خان ناصر تاجر نواب شاہ سندھ

مسل ۲۵۲۱۶

میں انعام الحق کوثر ولد شیخ فضل حق صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰/ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے
العبد۔ انعام الحق کوثر دار البرکات ربوہ
گواہ شد۔ مبارک احمد طاہر جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد۔ منظور احمد منصور جامعہ احمدیہ ربوہ

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار چوہدری نور ماہی صاحب بھٹی ساکن چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا مورخہ ۵/۷ بروز سوموار بوقت چار بجے شام قضائے الٰہی سے اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر چالیس سال کے قریب تھی آپ نہایت مخلص احمدی تھے حضور پر نور نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

اقبال احمد بھٹی

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کے ۲۸ ویں سالانہ اجتماع کا افتتاح

(بقیہ صفحہ اوّل)

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مہتممین مجلس مرکزیہ نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا اور پنڈال میں بیٹھے ہوئے احباب نے پُرجوش اسلامی نعرے لگا کر حضور کا خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعدہٗ حضور صدر صاحب مجلس مرکزیہ اور مہتممین کی معیت میں اسٹیج پر تشریف لائے جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب قریشی نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور نے جملہ خدام سے ان کا عہد دہروایا چنانچہ جملہ خدام نے کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں پورے جذبہ و جوش کے ساتھ اپنا عہد دہرایا بعدہٗ مکرم عبد الحفیظ صاحب کھوکھر نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظم ع

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

بعدہٗ حضور ایدہ اللہ نے اجتماع میں شریک ہزاروں خدام کو ایک نہایت پُرمعارف اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا جو سوا گھنٹے تک جاری رہا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ہمارے محبوب آقا نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نسل کو بڑا ہی پیار کیا ہے۔ اِس وقت مَیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار اور محبت کا ایک جلوہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ یعنی تیرے نفس کا تیرے پر حق ہے۔ اِس کے یہ معنی نہیں کہ انسان خود ہی اپنے نفس کے حقوق قائم کرے اور پھر ان کے مطالبات شروع کر دے۔ اِس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسولؐ نے اسلام اور قرآن کے ذریعہ نفس کے جو حقوق مقرر کئے ہیں ہر فردِ واحد کو ان کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اصولی طور پر ہر نفس کا جو حق مقرر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ربّ کریم نے انسان کو جو قوتیں اور طاقتیں عطا کی ہیں ان کی نشو ونما کمال تک پہنچایا جائے یعنی اپنے دائرۂ استعداد میں وہ اپنی قوتوں کو کمال تک پہنچائے اور اس طرح اپنے دائرۂ استعداد میں کامل و مکمل عبد بن جائے۔ ان حقوق میں سے فی الوقت مَیں صرف ایک حق کا ذکر کرونگا اور وہ یہ کہ آپ کا یہ حق ہے کہ آپ سچے اور پکے اور حقیقی خادم بن جائیں۔ یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ آپ خادم بننے کی قوت کو کمال تک پہنچائیں اور اس امر کا پورا خیال رکھیں کہ جذبۂ خدمت کی نشو ونما اُدھوری نہ رہ جائے حسبِ استعداد یہ جذبہ جہاں تک ترقی کر سکتا ہو اُس حد تک اسے پہنچانا چاہیئے ورنہ نفس پر یہ ظلم ہوگا۔ جہاں تک اِس جذبہ کے نشو و ارتقاء کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس سلسلہ میں بارہ ایسے اوصاف کا ذکر فرمایا ہے جن سے ایک سچے اور حقیقی خادم کو متصف ہونا چاہیئے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندگی کے ایک دَور میں حکومت کے بعض افسران اور کارندوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ نے اُس وقت اِس امر کا جائزہ لیا کہ اِن افسران میں ایک اچھے خادم کے اوصاف پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے یہ دیکھ کر کہ یہ افسر اِلّا ماشاء اللہ ایک اچھے خادم کے اوصاف سے عاری ہیں فرمایا:۔

"مَیں نے ملازمت پیشہ لوگوں کی
جماعت میں بہت کم ایسے لوگ
پائے کہ جو محض خدا تعالیٰ کی
عظمت کو یاد کر کے اخلاقِ فاضلہ،
حلم اور کرم اور عفت اور تواضع
اور انکسار اور خاکساری اور
ہمدردیٔ مخلوق اور پاک باطنی
اور اکلِ حلال اور اور صدق
مقال اور پرہیزگاری کی صفت
اپنے اندر رکھتے ہوں۔"

(کتاب البریہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس ارشاد میں جذبۂ خدمت کی نشو ونما کے لئے بارہ ایسے اوصاف کا ذکر فرمایا ہے جن سے ایک سچے اور حقیقی خادم کا متصف ہونا ضروری ہے۔ وہ اوصاف جیسا کہ حضور علیہ السلام کے اِس ارشاد سے واضح ہے یہ ہیں (۱) خوش خلقی اور خندہ پیشانی (۲) حلم (۳) کرم (۴) عفت (۵) تواضع (۶) انکسار (۷) خاکساری (۸) ہمدردیٔ مخلوق (۹) پاک باطنی (۱۰) اکلِ حلال (۱۱) سچی بات کہنا (۱۲) پرہیزگاری۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنی تقریر میں اِن اوصاف پر تفصیل سے روشنی ڈال کر ان میں سے ہر ایک کے حقیقی مفہوم اور اس کے عملی تقاضوں کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا اور اِس بارہ میں خدام الاحمدیہ کو بڑی زرّیں ہدایات سے نوازا اور انہیں اپنے آپ کو اِن اوصاف سے متصف کرنے اور اس طرح حقیقی خادم بننے کی پُرزور تلقین فرمائی۔

اِس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سوا پانچ بجے کے قریب اجتماعی دعا کرائی جس میں ہزاروں خدام و اطفال اور انصار شریک ہوئے۔ اِس طرح مجلس خدام الاحمدیہ کے اٹھائیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان عمل میں آیا۔ اجتماع کا افتتاح فرمانے اور خدام کو ایک پُر معارف و بصیرت افروز خطاب اور اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی دعاؤں سے سرفراز فرمانے کے بعد حضور قصرِ خلافت واپس تشریف لے گئے۔

(اجتماع ۱۸۔ اخاء بروز اتوار تک جاری رہے گا۔ اجتماع کی بقیہ روداد آئندہ شمارہ میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی)

اطفال الاحمدیہ کے ستائیسویں ۲۷ سالانہ اجتماع کا بابرکت افتتاح

ربوہ ۱۷۔ اخاء۔ کل ۱۶۔ اخاء کو دفاتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں اطفال الاحمدیہ کا ۲۷ واں سالانہ اجتماع اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کل دس بجے صبح مقامِ اجتماع میں تشریف لا کر اِس کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں نماز باجماعت، سچائی اور محنت کی برکات پر روشنی ڈال کر اطفال کو ان تینوں چیزوں کو اپنا دستور العمل بنانے اور ان پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی نصیحت فرمائی۔ افتتاحی اجلاس سے قبل محترم محمد اسلم صاحب خاؔبر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال کو بیش قیمت ہدایات اور نصائح سے نوازا۔ نیز تلقینِ عمل کے پروگرام کے ماتحت سیکرٹری صاحب مال وقفِ جدید نے اپنے شعبہ سے متعلق ہدایات دیں۔ جملہ اطفال اجتماع خدام الاحمدیہ کے افتتاحی اجلاس میں بھی شریک ہوئے جہاں انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب سے فیضیاب ہونے اور اجتماعی دعا میں شریک ہونے کا انمول موقع میسر آیا۔

کل اطفال کا تقریری مقابلہ معیار صغیر بھی منعقد ہوا جس میں تیس اطفال نے حصہ لیا۔ یہ پروگرام ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ ورزشی مقابلہ جات کے پروگرام کے تحت کل فٹ بال اور کبڈی کے میچ ہوئے۔ فٹ بال میچ کراچی اور سرگودھا کے مابین ہوا جس میں میدان کراچی کے ہاتھ رہا کبڈی کا مقابلہ لاہور اور ربوہ کے درمیان ہوا۔ یہ مقابلہ ربوہ کی ٹیم نے جیتا۔

افتتاحی اجلاس میں ۱۰۵ مجالس کے ۲۰۱۹ اطفال نے شرکت کی۔ ان میں بیرونی مجالس کے ۵۴۴ اور ربوہ کے ۱۴۷۵ اطفال شامل ہوئے۔ گزشتہ سال افتتاحی اجلاس میں ۴۵ مجالس کے قریباً ۱۶۰۰ اطفال نے شرکت کی تھی۔ اُن میں بیرونی مجالس کے چار صد اور ربوہ کے قریباً بارہ صد اطفال شامل تھے۔

اطفال الاحمدیہ کا یہ اجتماع ۱۸۔ اخاء تک جاری رہے گا۔

درخواست دعائے خاص

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

برادرم مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے پتّہ کا اپریشن انشاء اللہ تعالیٰ ۱۹۔ اکتوبر بروز پیر راولپنڈی سی۔ ایم۔ ایچ میں کرنل محمود الحسن صاحب کر رہے ہیں۔ برادرم میاں منیر احمد صاحب کی صحت پہلے اپریشن کے بعد پوری طرح بحال نہیں ہوئی تھی کہ چند ہفتوں سے پھر پتّہ کی درد کے دَورے شروع ہو گئے ہیں جن سے مزید کمزوری ہو گئی ہے۔ خاکسار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ برادرم میاں منیر احمد صاحب کے اپریشن کی کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جو قادر و توانا اور شافی مطلق ہے اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور میاں صاحب کو اچھی کام کرنے والی صحت اور زندگی اپنے فضلِ خاص سے عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴